47760 ـ كيا حاصل كرده يا مستحق شده كرايہ پر بهى زكاة واجب ہے ؟

سوال

ہمارى ايك تجارتى ماركيٹ ہے جو ہم نے (72) ہزار سالانہ پر كرايہ ميں دے ركھى ہے كيا اس ميں ہم پر زكاة ہے ؟ يہ علم ميں رہے كہ يہ كرايہ ہم يكمشت حاصل كرتے ہيں، اور سال گزرنے سے قبل ہى خرچ كر ڈالتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كرايہ كے ليے بنائى گئى جائداد پر زكاة نہيں ہے، بلكہ زكاة تو اس كرايہ پر ہے جبكہ اس ميں دو شرطيں پائى جائيں:

پہلى شرط: وہ كرايہ نصاب تك پہنچ جائے.

دوسرى شرط: اس پر سال گزر جائے.

اور يہ سال كرايہ كا معاہدہ ہو جانے سے شروع ہو گا، چاہے كرايہ پيشگى ليا جائے يا پھر سال كے آخر ميں.

اگر اس نے سال كے شروع ميں ہى كرايہ حاصل كر ليا اور اس پر سال گزر جائے تو اس ميں زكاة واجب ہے، يا پھر اگر اس ميں سے كچھ خرچ كر ليا اور باقى بچنے والى رقم پر زكاة واجب ہو گى.

اور اگر اس نے سال كے آخر ميں كرايہ وصول كيا تو اس پر زكاة واجب ہے كيونكہ معاہدہ سے ليكر اس پر سال گزر چكا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور اگر اس نے گھر دو برس كے ليے چاليس دينار ميں كرايہ پر ديا، تو وہ معاہدہ كے وقت سے ہى اس كرايہ كا مالك بن گيا ہے، سال گزرنے پر اس كى زكاة واجب ہے. اھـ

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ المقدسى (4 / 271).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے ايسے شخص كے بارہ ميں دريافت كيا گيا جس نے جائدہ كرايہ پر دى اور ايك سال كا كرايہ پيشگى وصول كر ليا اور اس كے ساتھ اپنا كچھ قرض ادا كيا تو كيا اس كے ذمہ اس كرايہ كى زكاة واجب ہو گى؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس طرح کے کرایہ میں جو کرایہ دار سے پیشگی لے کر اس کے ساتھ اپنا قرض ادا کیا گیا ہو اس میں کوئی زکاۃ نہیں، کیونکہ اس پر آپ کی ملکیت میں سال نہیں گزرا، اور اس میں کرایہ کے معاہدہ کے وقت سے لیکر آخر سال تك کا اعتبار ہو گا، اور اگر آپ سال ختم ہونے سے قبل کرایہ وصول کریں اور اس سے اپنا قرض ادا کر دیا یا اسے گھریلو ضروریات میں صرف کر دیا تو اس میں کوئی زکاۃ نہیں ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (14 / 177).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا کرایہ کے لیے تیار کی گئی جائداد اور عمارتوں میں زکاۃ ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس پر اس جائداد میں کوئی زکاۃ نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان پر اس کے غلام اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں کوئی صدقہ ہے "

بلکہ اس کے کرایہ اور اجرت پر جب معاہدے سے سال گزر جائے تو اس میں زکاۃ ہو گی.

اس کی مثال یہ ہے کہ:

اس نے اس گھر کو دس ہزار میں کرایہ پر دیا، اور سال بعد دس ہزار وصول کیا، تو اس دس ہزار میں اس پر زکاۃ واجب ہوگی کیونکہ اس کے معاہدہ پر سال گزر گیا ہے.

اور ایك دوسرے شخص نے اپنا گھر دس ہزار میں کرایہ پر دیا، اور اس میں سے پانچ ہزار معاہدہ کرتے وقت پیشگی وصول کر لیا اور اسے دو ماہ میں ہی خرچ کر دیا، اور باقی پانچ ہزار نصف سال گزرنے کے بعد وصول کیا اور اسے بھی دو ماہ میں خرچ کر دیا، اور سال گزرنے پر اس کے پاس کرایہ میں سے کچھ بھی نہیں تو اس کے ذمہ زکاۃ نہیں ہو گی، کیونکہ اس پر سال پورا نہیں ہوا، اور زکاۃ کے لیے سال پورا ہونا ضروری ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (18 / 208).

واللہ اعلم .